طور پر شریک ہیں۔اور ان تنظیموں کے قائدین کا کوئی ایک بھی مذمتی بیان اخبار کی زینت نہیں بنا۔ بلکہ خاموشی اختیار کی ہوئی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی آشیر باد سے ہی پہلے چلتے تھے اب انہی کے اشارے پر کورنش بجالاتے ہیں یہی وہ رویہ ہے جس پر اس سے قبل بھی ہم نے تنقید کی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ دینی قائدین کو کسی کا آلہ کار نہیں بنا چاہئے اور نہ ہی کسی کے اشارے پر معاملات کو ہاتھ میں لینا چاہئے۔ بلکہ پوری فہم وفراست کے ساتھ حالات کا جائزہ لینا چاہئے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے۔ ہمارا موقف پہلے بھی یہ رہا ہے کہ وہ معاملات جو گفتگو سے حل ہو سکتے ہیں ان کیلئے قیمتی جانوں کا ضیاع کیوں کیا جائے۔ پندرہ سال کی لاحاصل جدوجہد کے بعد آخر وہی راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ گفتگو کے ذریعے مسائل حل کئے جائیں۔ اس لئے ہماری قائدین سے التماس ہے کہ وہ جو بھی فیصلہ کریں وہ دوررس نتائج کا حامل ہونا چاہئے اور ان کے فیصلوں سے عوام کو بھی اندازہ ہو کہ واقعی قائدین جہاندیدہ ہیں اور پاکستان کے مفاد میں فیصلے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

صدام حسین کی گرفتاری .... مقام عبرت

دنیا میں بڑے بڑے سلاطین اور بادشاہ محض اقتدار کی خاطر اپنی عوام پر ظلم کے پہاڑ توڑتے رہے ہیں۔ ان کا اقتدار کتنا طویل ہی کیوں نہ رہا ہو انجام کار وہ عبرت کا سامان بنے۔ آج بھی لوگ ان کا تذکرہ عبرت کے طور پر کرتے ہیں تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے دور جانے کی ضرورت نہیں عصر حاضر میں بھی ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جس کے ہم خود شاہد ہیں اور نہایت ہی عبرت انگیز ہیں۔

ان میں رضا شاہ پہلوی ایران کے مطلق العنان بادشاہ تھے جس کے انجام سے کون واقف نہیں؟ ایک طویل عرصہ اقتدار میں رہے۔ سیاہ وسفید کے مالک رہے۔ امریکہ سمیت تمام یورپی ممالک کے ساتھ نہایت قریبی تعلقات قائم تھے لیکن ایرانی عوام کے محبوب نہ بن سکے۔ عوامی غیض وغضب کا شکار ہوئے۔ ملک سے فرار ہوئے تو پوری دنیا میں کہیں جائے پناہ نہ مل سکی، حتیٰ کہ انتہائی کسمپرسی میں انکا انتقال مصر میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

اب حال ہی میں عراق کے صدر صدام حسین اپنے منطقی انجام کو پہنچے ہیں بیس بائیس سال اقتدار کے مزے لوٹے۔ ظلم وستم کی نت نئی داستانیں رقم کروانے والا یہ ستمگر اپنے انجام بد سے دوچار ہو چکا ہے۔ اس کا آخری سین نہایت ذلت آمیز ہے۔ اس کی گرفتاری جس طریقے سے ہوئی اگرچہ اس پر بہت سی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں لیکن دو رائے واضح ہیں، ایک طبقہ کے نزدیک یہ محض ایک ڈرامہ ہے روز اول سے یہ امریکی تحویل میں تھا اور انہوں نے اسے عبرت کا نشان بنانے کیلئے خفیہ مقام پر رکھا۔ اس کی داڑھی بڑھائی گئی۔ اور نام نہاد ہیرو کو توہین آمیز طریقے سے گرفتار ہوتے دیکھایا گیا تا کہ امریکی عوام میں صدر بش کی پذیرائی ہو۔

دوسرے طبقے کے نزدیک سقوط بغداد کے وقت صدام نے اپنے آبائی علاقے تکریت میں خفیہ مقام پر پناہ لی تھی لیکن بعض قریبی لوگوں کی نشاندہی پر اس کی گرفتاری عمل میں آئی اور محض زندگی بچانے کیلئے داڑھی رکھ لی۔ حالانکہ ایک زمانہ جانتا ہے کہ اس کے ہاں ڈاڑھی رکھنا جرم تھا۔ اور اسلامی شعار کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ دہشت کی علامت صدام آٹھ فٹ کے گڑھے میں چوہے کی طرح چھپ کر باقی زندگی کے دن پورے کر رہا تھا آخر کار امریکیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔ جنہوں نے ذلت آمیز سلوک کیا۔ اور عالمی میڈیا پر اس کی دونوں صورتیں دکھادیں۔ گھنی داڑھی، بکھرے بال پریشان حال رحم اور التجا بھری نظروں سے سب کو دیکھتا ہے۔ دوسرے ہی لمحہ اس کی ڈاڑھی مونڈ دی جاتی ہے۔ اور سر کے بال سنوار دیئے جاتے ہیں مقام عبرت ہے کہ بیس سالہ اقتدار نے صدام کو ذلت ورسوائی اور بے چارگی کے علاوہ کیا دیا۔

ایک بات طے شدہ ہے کہ مالک الملک اللہ تعالیٰ ہے وہی ذلت اور عزت بخشتا ہے اور دنیا کی بادشاہی اس کے قبضے میں ہے۔ جسے چاہتا ہے اقتدار سے نوازتا ہے اور جسے چاہے تخت سے قہر مذلت میں پھینک دیتا ہے۔ صدام کو بھی اقتدار میں رہنے کا ایک لمبا عرصہ ملا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اس عطا کو امانت سمجھتا اور اس کے حقوق ادا کرتا۔ عوامی خدمت کرتا تو آج یہ رسوائی اس کا مقدر نہ بنتی۔ لیکن اقتدار کے نشے میں تکبر، ونخوت وغرور کرتا رہا۔ اور عراقی عوام کے ساتھ نہایت تحقیر آمیز سلوک کرتا رہا۔ لہٰذا خزی فی الدنیا کا مستحق ٹھہرا۔ لہٰذا اقتدار وہ محلات دولت سطوت فوج اور پالتو گماشتے اس کے کام نہ آسکے۔ اور اب حسرت ویاس کی تصویر بنا کسی کال کوٹھڑی میں زندگی کے دن گن رہا ہے۔ اور یقیناً دن رات موت کی دعا بھی مانگتا ہوگا۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**

صدام کے قبیل کے کچھ حکمران آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ اور بدمست ہاتھی کی طرح سب کچھ روندتے چلے جارہے ہیں۔ ہے کوئی جو صدام کے انجام سے سبق حاصل کرے۔ اور برے انجام اور ذلت آمیز سلوک سے بچ سکے۔

ہم بجا طور پر امید کرتے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک کے حکمران کھلے دل سے صدام کے حالات کا تجزیہ کریں گے اور ان وجوہات سے بچنے کی پوری کوشش کریں گے جس وجہ سے اس کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔ اسلامی اور عوامی خدمت کے ذریعے ایک اچھا مقام حاصل کریں گے اور ایک عادل حکمران کی صف میں شامل ہو نگے۔